السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کا کیا فرمان ہے وضاحت فرمائیں۔   پانسوں کے ذریعہ سے قسمت معلوم کرنا شریعت کے اعتبار سے کیسا ہے اور ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ عزوجل اور شارع

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

'سائل مذکور نے پانسواں کے متعلق سوال کیا ہے پانسے، یعنی وہ تیر جن کو اہل عرب زمانہ جاہلیت میں قسمت کا حال معلوم کرنے کی غرض سے استعمال کرتے تھے ایک تیر پر یہ عبارت کندہ ہوتی۔

میرے رب نے مجھے حکم دیا اور دوسرے پر ہوتی میرے رب نے مجھے منع کیا ہے ' اور تیرے پر کچھ نہ لکھتے وہ سادہ ہوتا تھا' جب سفر یا شادی وغیرہ کا ارادہ کرلیتے تو بتوں کے پاس جا کر پانسوں کے ذریعہ قسمت کا لکھا معلوم کرنا چاہتے اگر حکم دینے والا تیر نکل آتا تو اس کام کے لیے۔ قدم اٹھاتے اور اگر ممانعت والا تیر نکل آتا تو رک جاتے اور اگر سادہ تیر نکل آتا تو پھر سے قرعہ ڈلتے اس قرعہ اندازی کے ذریعے سے امر یا نہی والا تیر نکل آتا۔

ہماری سوسائٹی میں اس سے ملتی جلتی چیزیں یہ ہیں : رمل، کوڑیاں، کتاب کھول کر فال نکالنا، تاش کے پتے اور فنجان پڑھنا اس قسم کی تمام چیزیں اسلام میں حرام اور منکر ہیں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَأَن تَستَقسِموا بِالأَزلـٰمِ ۚ ذٰلِكُم فِسقٌ

اور یہ کہ تم پانسوں کے ذریعہ قسمت معلوم کرو یہ فسق ہے اور حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

(لاینال الدرجات اعلی من تکہن او استقسم اورجع من سفر تطیرا (النسائی

''وہ شخص بلند درجات کو نہیں پہنچ سکتا جو کہانت کرے یا پانسوں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرے یا بدشگونی کی وجہ سے سفر سے واپس لوٹ آئے۔''

لہذا اس شرکیہ عقیدہ سے باز آجانا ضروری ہے ورنہ جہنم کی وعید اپنی جگہ قائم ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص228

محدث فتویٰ